اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن ہی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو نکٹ بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب در لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ دوتن یکدل تا ابتدا از ہر متحرکی کہ یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و بالعکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکتم تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس میں لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دوتن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو میں اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور میں حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اوسکے یعنی سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات میں اگر فاسے مفاعیلن سے شروع کریں مفعولات کیطرح تو
کہ مفا میں جزو وتد تھا اب سبب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہو گیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد میں لازم آیا مگر عروضی ایسا نہیں کرتے چاروں رکنوں
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہیں اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس میں لکھتے ہیں بدی نکتم اسواسطے کہ دونوں رکن اوس سے پڑھے جائیں اور دستور دائروں کا یہ ہے جیسا کہ نقشہ

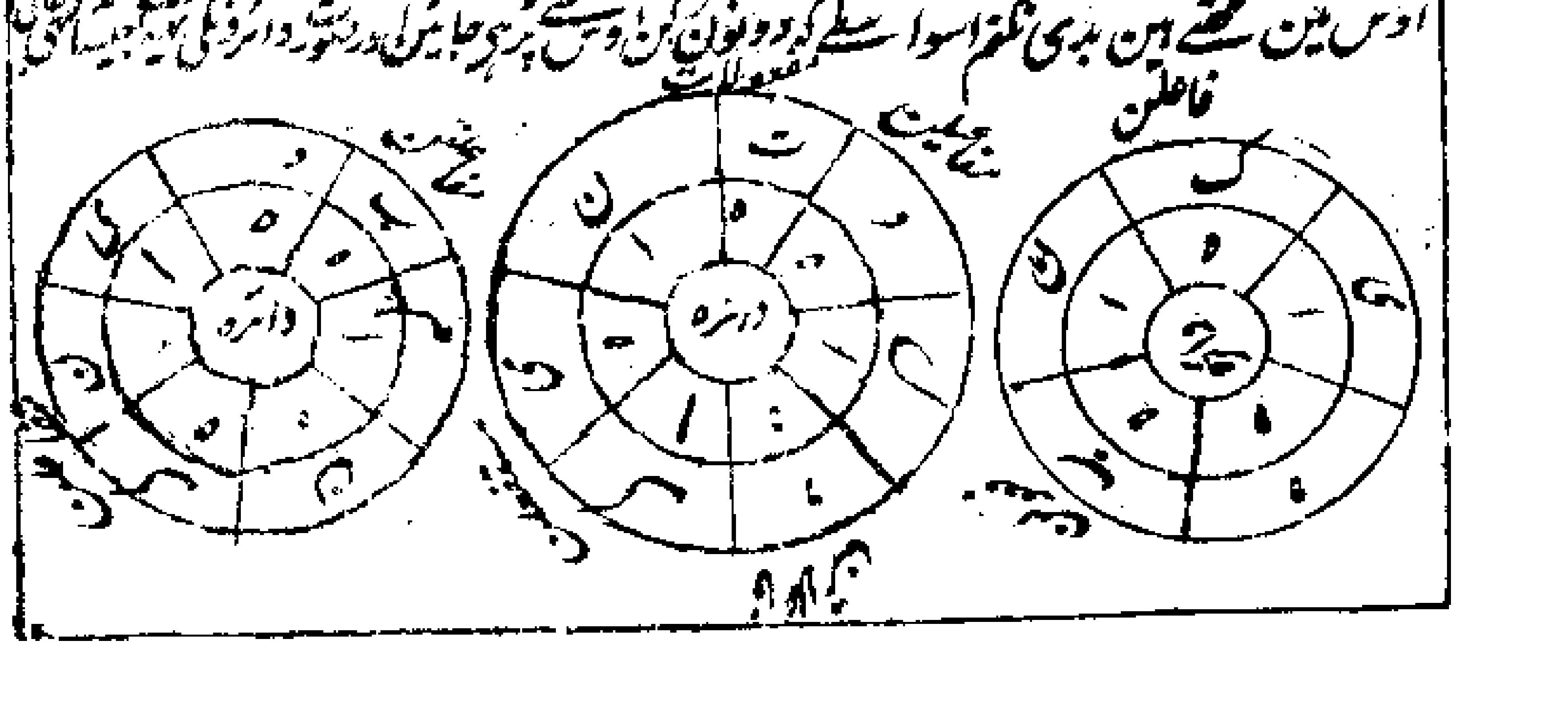

فصل پنجم در بحرہا و دوائر وفک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز مُمل و نہ بس کوتاہ مُخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عدد ی تکرار دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود **دوسری فصل** پانچوین بحرونمین اور دوائرونمین اور فک بحرونمین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز مُمل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مُخل یعنے خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چہار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھہ رکن سے یعنی مثمن
جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کہی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین مُمل بضم میم اول وکسر میم ثانی و تشدید لام ملول کنندہ خیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین مبتلا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اوسکو لخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب از بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر بیندرہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون
ثانی تکرا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکرا

قصیدے کا ہے مدار اور کشفت دو بہار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث هم و خلط ارکان متشابهه با یکدیگر شبیه بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابه و خلاف میان دو رکن متشابه یا به کم شود یا به کیفیت اما به کم چنانکه
فعولن را با مفاعیلن باشد چه هر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکه یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و همچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیفیت چنانکه مستفعلن را
با مفعولات باشد چه تالیف هر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکه وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و همچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و همچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کرده است پس بسباعیات بسیطه پس خلط سباعیات با یکدیگر و ختم بخماسیات بسیطه
کرده است **ت** اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ بکمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین فاما تشابہ بکیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا خلط خماسی اور سباعی کے سے ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا باہم یکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جای فراخ

گستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہم آنا خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مؤلف از پنج جزو باشد و این را کوتاہ
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغییر باو راہ نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی ازانجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوہ مستعمل برانگیزند ست لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب والغیاث
ہم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر برخیزد بدین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیامدست پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہی
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزائے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگرچہ

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے درازتر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث ھم ب انچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا اجزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
ھم ج انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
تازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام واین را مقلوب طویل
نام کردہ ست تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعی کہ جزو اول کا رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا تو حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤ القیس نے یہہ
شعر کہا ہے شعر اَلَا یَا عَینُ فَابْکِی عَلیٰ فَقدِی لِمُلکِی ۔ وَاِتلَافِی لِمَالِی بِلا جِدٍّ وَجُہدٍ ۔ وَخَلَّفتُ
بِلَادًا وَضَیَّعتُ تِلَادًا ۔ وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدٍ ۔ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگار دلربائی [illegible]
دل من ۔ من بدل چگونہ ازو بوستانم ۔ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے ھم د انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وان را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی مس تف کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بحر
گستردہ اور درازی مین طویل سے کم ہے ٭ و آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن ہم تازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اند
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن است ٭ پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض و عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا انکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا اسے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ٭ و برجملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک است
و آنچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصراعے
گفتہ اند کہ درین دائرہ نشستہ تا ہمہ بحور ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع بر وزن
طویل این ست ع بن برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ ٭ و بر وزن مدید ع برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ
بن ٭ و بر وزن مقلوب ع گذرای مہ بن بر نگر گہہ گہہ بن در ٭ و بر وزن بسیط ع ای مہ
بن در نگر گہہ گہہ بن برگذر ٭ و صورت دائرہ این است ٭ اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب سے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین
اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن
طویل مین یون ہے مصرع بن برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ ٭ بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہے مصرع برگذرای مہ بن در نگر گہہ گہہ بن ٭ بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذرای مہ بن بر نگر گہہ گہہ بن در

بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بن ورنگ گمہ گمہ بن برگذر چہ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے مصرع مہ بن ورنگ گمہ گمہ بن برگذر ای چہ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے

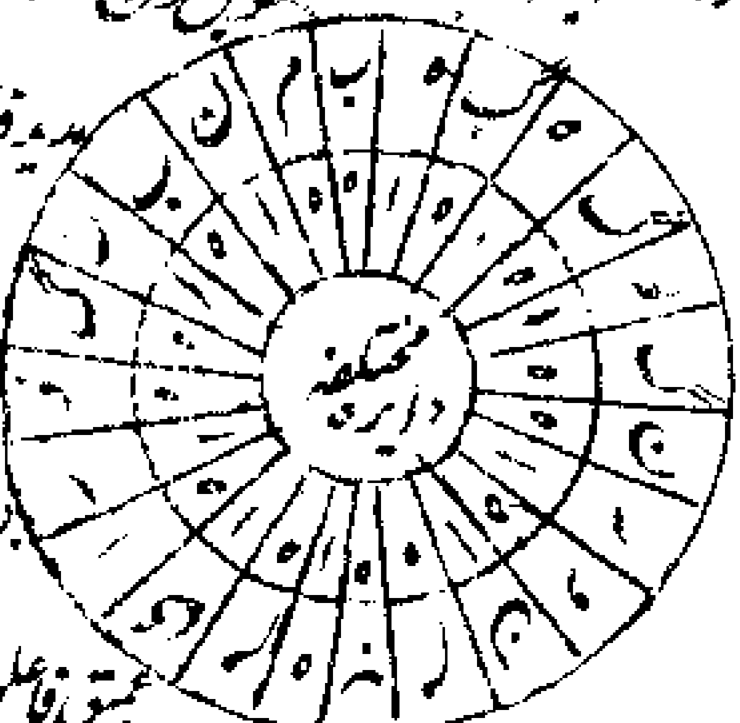

ﻫ واما آنچہ از سباعیات بسیط خیزد و ابتدا بمؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بسبب خفیف کہ درین ترکیب است ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک و این وزن ہم مہمل است ش واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن احمد نے ابتدا اونمین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب مصرع مین تین رکن ہوے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بہت سے کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

بھی کہ اس ترکیب مین سب ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن دونون اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول معلوم شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلۂ صغری قرار دادہ اند نہ مرکب از سببین و الاشروع از سبب خفیف نیز میکردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ماسبق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بحر مذکور ہست نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلہ صغرے جسکو محشی نے غلط پڑہا اور بجاے یا حرف تردید کے یاہا فیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا سبب خفیف اس دائرے مین ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین مگر پارسی گو البتہ ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور نامستعمل کو دوائر سے نکال کر متروک لکھہ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھہ دیا ہم و بیت ازین دائرہ بروزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم زبہر خدا + و بروزن کامل چنین باشد ع دل من کجا طلبم زبہر خدا بگو + و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم زبہر خدا بگو دل + و این دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ عرب بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بروزن وافر یون ہے

مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن زبہر خدا مفاعلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن رخدا بگو متفاعلن اور بروزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم زبہرخ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون سے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے

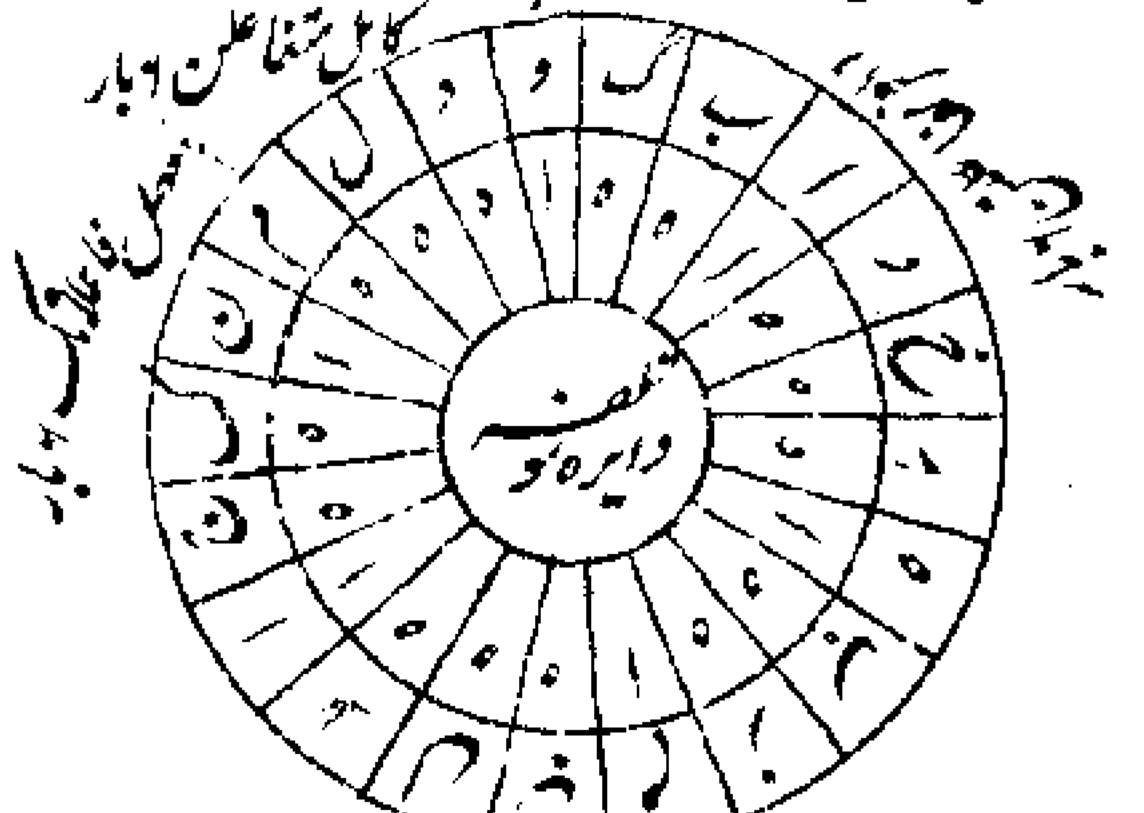

ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است بیتہا پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیتہا خواہند گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے م وبعد ازین آنچہ از رکن سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بروزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا وصل شدہ دلارامی نیارامد و بروزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد مرا

وبروزن ہی مسدس چنین ہے شعر ع بی دلارامی نیارامد مرا دل ہو اگر بعد از نیارامد نگارینا افزائیم جملہ مثمن شود واین دایرہ مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ وصورت دائرہ مجتلبہ این است ت اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب ان مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنے مسدس لاتے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لاتے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس زنج کو کہتے ہین کہ پاسے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزاے کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور مربع چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین بشتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ بشتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد ✲ بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا ✲ بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگارینا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہو جائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اورصورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے

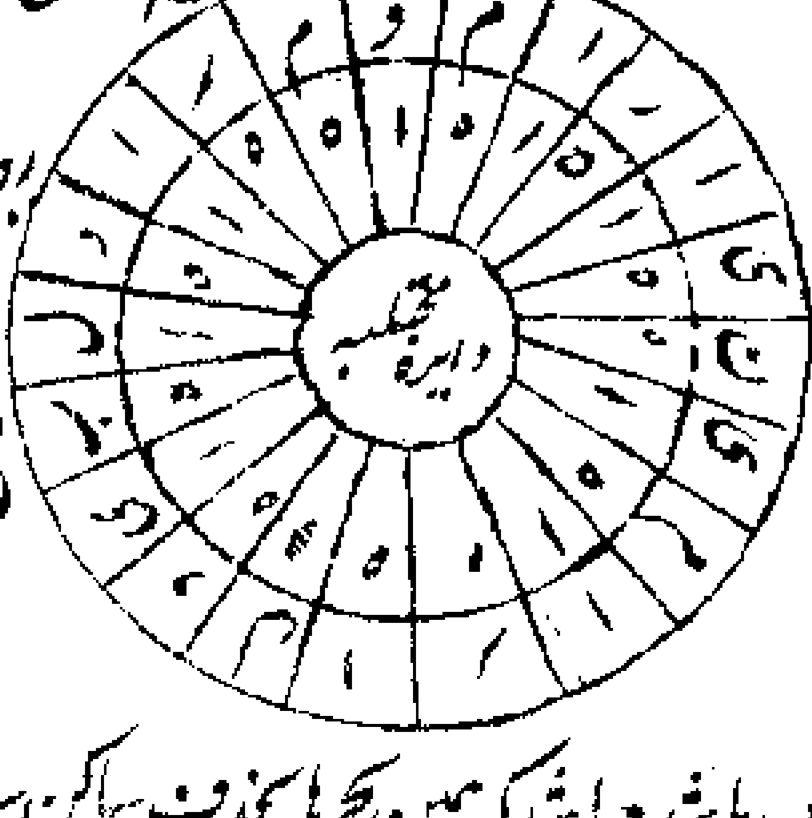

هم وزائده هم برین قیاس باشد و باشد که مین بحرها بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا هزج برینگونه شود مفاعیل چهار بار و رجز برینگونه مفتعلن چهار بار و رمل برینگونه فعلاتن چهار بار و بیت دائره هزج برین منوال بود **بیت** مراکس ندهد داد مراکس نکند شاد و بر وزن رجز بیت کس ندهد داد مراکس نکند شاد مرا و بر وزن رمل **بیت** ندهد داد مراکس نکند شاد مراکس و این بحر را هزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دوائر دیگر بقیاس گذشته ... زائده فراحفه خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و بتخفیف راء ... **ت** ...

اسیطرح سے ہے یعنے ایک رکن مثل نگار زیادہ کرکے اصطلاح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین ... اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب سے ... کی ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا مراکس ندهد داد مراکس نکند شاد اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے ... ثانی بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مراکس مفاعیل ندهد داد مفاعیل مراکس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا تقطیع یہ ہے
کس ندہد مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت نہ دہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس تقطیع یہ ہے ندہد دا فعلاتن د مرا کس فعلاتن
نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحور کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتواں حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونوں سببوں سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو مؤتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق است اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
و یطابقہ الشعر الممثل لہ ایضاً زیرا کہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ است وجوابش
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و تنک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہہ راہ کج چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ماقبل گذشت
و زائدہ ازینجہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازینجہت کہ کف و طی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید و الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہ لکھا ہے ش پوشیدہ نیست

که صاحب میزان مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف بود تو بعه
موقعی که مطلب بذهن نرسید غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوابش بدو صورتها
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض تخالف
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزد یکی کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و بنا در دن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه امری ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هرجا حاجت افتد دوائر بنسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد از ان همین است که کسی ممتنع نه
انگارد و چون دوائر فرعات ضروری نباشد ازین جهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب هم
کهتے هین که دونون صاحب مطلب کتاب کو نه پهونچے اور تطویل بیفائده سوال وجواب مین
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان هزج مین لکهتے هین که اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکهتے هین که و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکهتے هین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاهر ہے که جو لوگ هزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے هین اونکے نزدیک
دائرہاے ارکان سالم کافی هین اور جو لوگ هر قسم کو انهین سے بحر علاحده قرار دیتے هین
اونکے نزدیک دائره ارکان سالم اور دائره ارکان مزاحف دونون درکار هین کسواسطے که یهه
ارکان مزاحفه اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان هین که بحر علاحده قرار دیتے هین اور سوا اسکے
رساله هاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفه بهی موجود هین هم و از تکرار رکن سباعی لبسیط که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیکدیگر و آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تمازیان

مسدس یکبار وارند یک مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ موضع
ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند
از این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی
ہوا ہے کہ دونون مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع لاتن مین اور تفع
لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
باہمدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببون کے وتد جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتی ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہو سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا اوس سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ نہین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اونے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری کے
سریع شتاب کنندہ و جلد او نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث صاحب آنکہ ابتدا بسبب دوم جان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہے بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث ھ ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر تازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث ھ
د آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حاء مہملہ آسان و روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث ھ ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہائے عروض سے کذا فی المنتخب
ھ و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانندت چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر را مہملہ شریک در شتابیدن منتخب ہے اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحر عروض مین ہے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ص ز آنکہ ابتدا بدو سبب کن مفروق کنند در برین وزن بود مفعولات مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ص ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہین رکن کنند در برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانندت آٹھوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح تامی فوقانی و تشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے اسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین کچھ اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث ص ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر نامستعمل است ت نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے منتخب اور غیاث سے ص پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بست دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم یکبار ٭ و بروزن قریب ع بمن دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ٭ و بروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بروزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ ٭ و بروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو ٭ و بروزن مقتضب ع
ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ٭ و بروزن مجتث ع یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ہم و این دائرہ را ہم
دائرہ مشتبہہ خوانند و صورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نا مستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مستفعلن دہ تو بتا مستفعلن ہم یکبا
مفعولات بجاے با اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ یہہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بمن دہ تو ب مفاعیلن تا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تو بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادہ بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مترجمہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تو بتا ہم فاعلاتن یکبار با مس تفع لن رہ بمن دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
بادہ فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن وشمار کردن دال تو با بجاے
حرفی از بہر ضرورت قافیہ ست تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہہ بے آے البتہ
اوغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے اگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے ہے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبا مفعولات بادہ بمن مستفعلن دہ
تو بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

بامس تفع لن وب بن ده فاعلاتن تب تبا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہہ
بھی کہتے ہین اور دائرہ وتد بھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن
دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی
نے لکھا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے

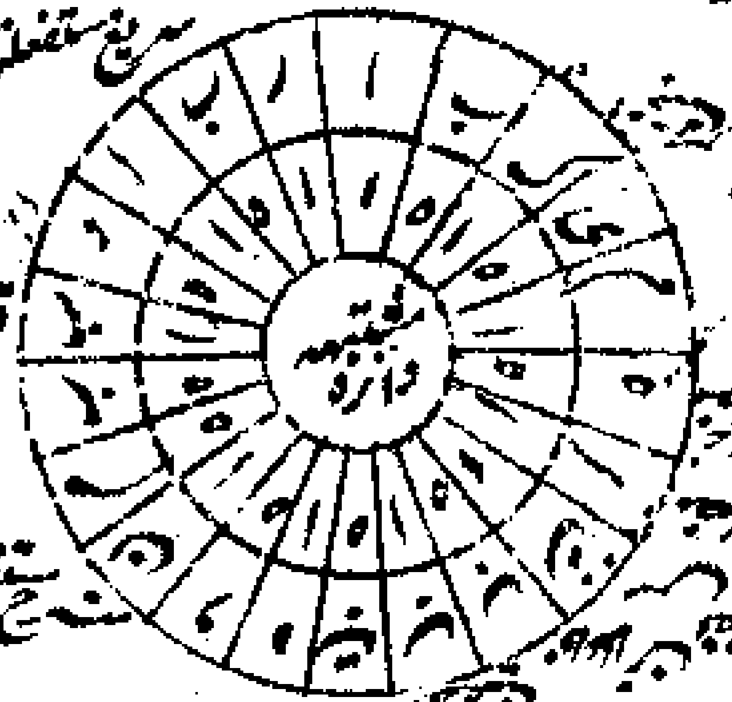

م وبزبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف
ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبہہ مزاحفہ خوانند
وسریع ومنسرح ومقتضب را بمطوی مقید کنند وقریب ومضارع را بمکفوف وخفیف ومجتث را
بمخبون ت اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم
نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اُس
دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین
بعینہ اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن
علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور
خفیف اور مجتث کو بمخبون مقید کرتے ہین یعنے فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن
مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین
ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک
دونون ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کردی ہے دائرہ مزاحفہ مجیبان التحویل نہین لکھا ع سریع چنین شد مفتعلن مفتعلن
فاعلات ع یا دہ بین دہ تو بتا ہم سے بار ۵ قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بین دہ تو بتا ہم سے بار بادہ ۵ منسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سے بار بادہ بین ۵ خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سے بار بادہ بین دہ ۵ مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سے بار بادہ بین دہ
مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سے بار بادہ بین دہ تو بتا ۵ مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سے بار بادہ بین دہ تو بتا ہم ۵ یا ہی بین و تبا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ت اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بین مفتعلن
دہ ست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بین دہ ست مفاعیل تبا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ ست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات باد بین
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سے بار با مفاعلن و بین دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات بین دہ ست مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات باد بین مفتعلن دہ ست تبا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سے بار با مفاعلن
و بین دہ فعلاتن تبا ہم فعلاتن پس حرف ہا جو بین اور تبا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجہ عجم کے اور اس جگہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بین اور تو بتا بروزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہ تلفظ مین آوینگے
موافق لہجہ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجائے گی اور نے مشدد ہو جائیگی
اور بائے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نئے مکرر لکھی جائیگی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آوینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ع ونیز با پسبان یعنی ازین بجر ہا شمن

ایکا دور ند کہ بیت مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرہای مثمن تا شش اند و سہ بحر اول کہ رکن مکرر دارد اول مصراع را افتد و آن سریع است و مہمل اول و قریب بیفتد و شش بماند و اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین مثمن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونمین اول مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہو جائینگے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون مین ایک سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ ہم برینگونہ وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابو صل * وزن خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابو صل زن * وزن مضارع مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگار ابو صل زن تو * وزن مقتضب فاعلات مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگار ابو صل زن تو مرا * وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا * وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای خوب نگار ابو صل زن تو تو مرا باز * و ازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث است و خفیف مثمن بسیار نیا بدہ است و مقتضب در پارسی نیامدہ است و این دائرہ را مشتبہہ نامند خوانند و بعضی القاب دائرہا بشکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیاوردیم تخفیف را ت دو چھہ بحرین مثمن جو بعد اقساط بحور ثلثہ کے رہگئین یہہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث و زن مہمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن رابو صل فاعلات تقطیع مصرع خفیف تمرا با فعلاتن رای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بو صل زن مفاعلن تقطیع مصرع مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگار ابو مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن رابو صل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

(الخ)

بوجہل زن مفاعلن بترا با فعلاتن زرای خو مفاعلن بکار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل
یہہ ہے رسے خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات مرا با ز مفاعیل اور ان
چھہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ دائرہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر رکھے ہین یعنی دائرہ
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ہم و باشد کہ بعضے دائرہ بہنہاد جہت بحر ہاے
مسدس و مزاحفت آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آوردند
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آوردندت اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحفت
کا لائی ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحفت
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تاء مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن ہم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
و دو بحر از ان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب در کفض و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندت واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین تو یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسق
رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوئے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے خواہ نخواہ
اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر نادر مستعمل کی ہم وچون در دائرہ نہند
بیتش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرانے دلارام شادی نیاید * و بر وزن غریب چنین
ع نے دلارام شادی نیاید مرا * این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد اور جب
دائرے مین نکلتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم ہوتا ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مرانے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم ہوتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن یدمرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اوسکی یہہ ہے

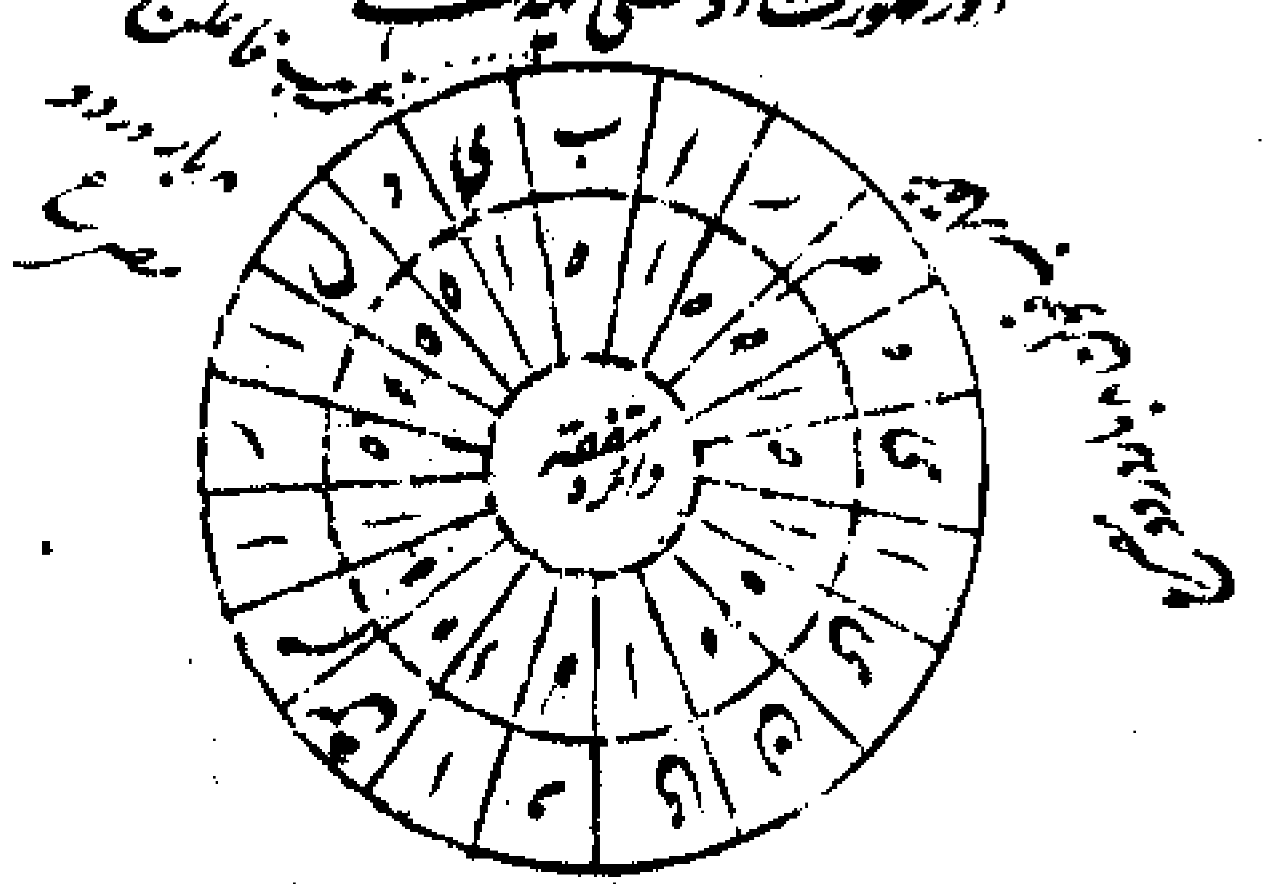

ہم پس دوائر نزدیک عرب پنج است اول مختلفہ دوم مؤتلفہ سوم مجتلبہ چہارم مشتبہہ پنجم متفقہ و نزد عجم ہم پنج باشد اول مجتلبہ دوم مختلفہ سوم منتزعہ چہارم مشتبہہ مثمنہ پنجم مشتبہہ مسدسہ و متفقہ و بحور کہ ازین

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیت و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحرہا زیادہ گردد
این ہست تفصیل دوائر بحور ت پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
مؤتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
مؤتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک کہا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین دو عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بتشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین از روے

انتہا سے کے بحرین زیادہ ہو جائینگی ہی یہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحر تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونین ملائی ہین پس اس حساب سے
انیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ھم و بدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدا اسے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنی یہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن
شعر ہین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطائف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ھم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتدے
مجموع بود متحرک اول او را از ان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتدے
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین

ہین کہ اول مصرع مین ہو اوبہ جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین سگے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین سگے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاتا ہے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر است کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است و صاحب خزرجیہ
و دیگر بر انند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل ص و ہر بیت را کہ ہر مصراعی از و مساوی دائرہ باشد
و ہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ۞ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ ۞ بر وزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہ ہے بیت دَارٌ لِسَلْمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ ۞ قَفْرٌ تُرٰی آیَاتُھَا مِثْلَ الزُّبُرْ ۞
بر وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ص و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی از و بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد و خواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ح ظاہر ہے کہ